

حضرت امام مسلم

شمارہ ۲۰۶ تا ۲۶۱

جناب عبدالرشید عاقلی صاحب

نام و نسب | نام مسلم بن حجاج، کنیت ابو حنین، لقب عساکر الدین، شمارہ ۲۰۶ میں پیدا ہوئے۔

مقام پیدائش نیشاپور ہے، اور نیشاپور خراسان کا مشہور شہر ہے۔

تحصیل علم | امام صاحب نے جب ہوش سنبھالا تو ہر چہاں جانب علم حدیث کا غلغلہ تھا اور آپ

کے اپنا مولد و مسکن شہر نیشاپور کو اس زمانہ میں مرکز بیت کا مقام حاصل تھا۔ وہاں آپ نے مشہور

اساتذہ حدیث سے تعلیم حاصل کی۔ ان اساتذہ میں امام اسحاق بن راہویہ اور امام ذہلی قابل ذکر ہیں۔

سایح حدیث کے لیے سفر | امام صاحب نے سماع حدیث کے لیے عراق، حجاز، شام، مصر اور بغداد

کے سفر کئے۔ بغداد کئی بار جانے کا اتفاق ہوا۔ بغداد کے قیام میں آپ نے وہاں درس حدیث بھی دیا

ہے۔ آخری سفر بغداد کا آپ نے شمارہ ۲۵۹ میں کیا۔

اساتذہ و شیوخ | اساتذہ اور شیوخ کی تعداد گنا ناممکن اور تطویل الطائل ہے۔ تاہم آپ کے

مشہور اساتذہ و شیوخ یہ ہیں۔

عراق میں ۱۔ امام احمد بن حنبلؒ اور عبداللہ بن مسلمہ قعینی

حجاز میں ۱۔ سعید بن منصور۔

مصر میں :- عمرو بن سواد اور عروہ بن یحییٰ
نیشاپور میں :- امام محمد بن اسمعیل البخاریؒ

اور یہ وہ اساتذہ ہیں جن پر امام مسلمؒ کو ناز تھا، اور سب سے زیادہ ناز آپ کو امام بخاریؒ پر تھا۔ اور امام مسلمؒ حضرت امام بخاریؒ کو "یاسید المحدثین" کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اس لیے امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

لولا البخاری لما جاء مسلم ولا سراج ما ذكر

امام بخاریؒ کا فیض صحبت نہ ہوتا۔ تو امام مسلمؒ کا کوئی نام نہ لیتا۔

تلاذہ | تلاذہ کا سلسلہ دوڑ تک پھیلا ہوا ہے۔ مشہور تلاذہ یہ ہیں :-

ابو حاتم رازی، ابو عیسیٰ ترمذی، ابویوسف بن خزیمہ، یحییٰ بن ساعد، ابو عوانہ، آپ کے یہ

تلاذہ اپنے وقت کے محدث اور ائمہ فن تھے۔

اخلاق و عادات | پوری زندگی میں نہ کسی کی غیبت کی، اور نہ ضرب و شتم کیا۔ امام صاحب
زہد و تقویٰ | اپنے اساتذہ و شیوخ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ خاص کر اپنے شیخ

حضرت امام محمد بن اسمعیل بخاریؒ کے فخر علی اور زہد و تقویٰ سے بے حد متاثر تھے۔ اور اپنے استاد کے خلاف کسی قسم کی بات سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک واقعہ ہے کہ جب امام بخاریؒ پر حاسدین نے خلق قرآن کا الزام لگایا، اور امام ذہلی نے اپنی مجلس میں فرمایا :-

الامن كان يقول بقول البخاري في مسئله اللفظ بالقرآن

مجلسنا۔

اس اعلان کو سن کر امام مسلمؒ فوراً مجلس سے اٹھے اور ان سے مسوعہ روایات کے تمام مسودے ان کو واپس کر دیے اور امام ذہلی سے بالکل روایت کرنا ترک کر دیا۔
امام صاحب نہایت پاکیزہ، خوددار اور انصاف پسند تھے۔

۱۔ سیرۃ البخاری ص ۴۰

۲۔ البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۳۵

۳۔ البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۲۳۲

۴۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ ص ۶۵

امام صاحب کا مسلک | امام مسلم کے مسلک کی تعیین میں بڑی دشواری ہے۔ علامہ سید انور شاہ صاحب کشمیری (د م ۱۹۳۲ء) فرماتے ہیں۔

کہ امام مسلم و ابن ماجہ کا مذہب معلوم نہیں ہے۔ چونکہ صحیح مسلم کے ابواب مؤلف نے بذات خود قائم نہیں کئے ہیں۔ اس لیے اُن کے مذہب کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

السید نواب صدیق حسن رئیس مجھو پال (د م ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:-

کہ امام مسلم شافعی المسلک تھے۔
اور صاحب کشف الظنون نے بھی آپ کو شافعی لکھا ہے۔

تصنیفات | الجامع الصیغ المسلم - مسند الکبیر الاسماء والکنی - جامع الکبیر - کتاب العلل -

کتاب التمییز - کتاب الوجدان - کتاب الاقران - کتاب سوالات احمد - کتاب حدیث عمر و بن شعیب - کتاب الانتفاع باہرب السباع - کتاب مشائخ مالک - کتاب الشوری - شعبہ -

کتاب من لیس لہ الارا و واحد - کتاب اولاد الصحابہ - کتاب اولام المحدثین

کتاب الطبقات - کتاب افراد الشاہین - کتاب رواة الاعتبار۔

الجامع الصیغ المسلم | احادیث کے ذخیرہ میں سب سے پہلے امام بخاریؒ نے احادیث صحیحہ مرفوعہ کو

کا تعارف | الگ منتخب فرمایا۔ اور اپنی جامع الصیغ کو تیار کیا۔ اُس کو دیکھ کر امام مسلم کو

بھی شوق ہوا کہ وہ بھی اسی انداز سے ایک جامع الصیغ تیار کریں۔ اس لیے کہ جب استاد نے ایک

بہترین کام کیا تو استاد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شاگرد کو بھی ایسا کرنا چاہیے۔ چنانچہ

امام مسلم نے الجامع البخاری کی طرح الجامع الصیغ المسلم تصنیف کی۔

۱۔ فیض الباری جلد ۱ ص ۱۸۳

۲۔ المحطہ ص ۹۸

۳۔ محدثین عظام اور اُن کے علم کا رنامے۔ ص ۱۵۵

۴۔ مقدمہ فتح المہلم ص ۱۰۰

مسلم کی تصنیف کے سلسلہ میں مولانا تقی الدین ندوی فرماتے ہیں :-

” امام بخاریؒ کے پیش نظر احادیث صحیحہ مرفوعہ کی تخریج اور فقہ و سیرت و تفسیر وغیرہ کا استنباط ہے۔ اس لیے انہوں نے موقوف و معلق صحابہ و تابعین کے فتاویٰ وغیرہ بھی نقل کئے ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر احادیث کے متون و طرق کے ٹکڑوں کو اپنی کتاب میں بکھیر دیا ہے اور امام مسلم کا مقصد اعظم فقط احادیث صحیحہ کو منتخب کرنا ہے۔ وہ استنباط وغیرہ سے تعرض نہیں کرتے۔ بلکہ یہ حدیث کے مختلف طرق کو حسن ترتیب سے یکجا ہی بیان کرتے ہیں۔ جس سے متون کے اختلاف اور مختلف اسانید سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے احادیث منقطع وغیرہ کی تعداد شاذ و نادر ہے۔“

تعداد روایات | امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ احادیث سے ایک مسند صحیح کا انتخاب کیا ہے۔ اور اگر اس سے مکررات حذف کر لی جائیں تو ان کی تعداد چار ہزار رہ جاتی ہے۔

زمانہ تصنیف | امام صاحب نے اپنی یہ گر انقدر علی کتاب پندرہ سال میں مکمل کی۔

مقدمہ صحیح مسلم | امام صاحب نے اپنی اس مایہ ناز کتاب (صحیح مسلم) کا ایک مقدمہ بھی لکھا ہے۔

اس مقدمہ میں کیا ہے؟ مولانا عبد السلام مبارک پوری (م ۱۹۲۲ء) لکھتے ہیں :-

” اس مقدمہ میں وجہ تالیف کے علاوہ فنِ روایت کے بہت سے فوائد اور اصول

بیان کیے ہیں۔ جیسے رواۃ کی تقسیم اور ان کے مدارج متفادۃ رجن میں نہایت دقیق

فرق ہے (کی توضیح، رواۃ میں واقعی اور سچی جرح ہو تو بلا تردید بیان کر دینا چاہیے،

اور بیان کرنا جائز ہے۔ اسناد دینی امر ہے۔ اور روایت میں نہایت تشدد سے کام

لینا چاہیے۔ بلا تحقیق روایت لینے کی ممانعت ہے۔ منعقاد سے روایت میں بڑی

احتیاط برتنی چاہیے۔ معنایاً روایت بشرط معاشرت راوی مروی عند مقبول ہے۔ لقا

لہ محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۵۷ -

۱۳ ص مقدمہ ندوی ص ۱۳ لکھ مقدمہ فتح ملہم

۱۳ ص مقدمہ ندوی -

کا ثبوت شرط نہیں۔ روایت یا معنی کی بحث، ان اصول کو امام مسلم نے نہایت مفصل اور
دقیق بیان کیا ہے۔ اور بعض ان باتوں کا رد بھی کیا ہے جو ان کے مسلک کے خلاف تھیں۔
یہ اصول مسائل چونکہ نہایت مہتمم بالشان ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے مقدمہ کی عبارت نہایت
مخلوق واقع ہوئی ہے۔ جس کا اِغلاق مشہور ہے۔ اس وجہ سے کہ امام مسلم نے بلا تہذیب و
تحریر بطریق متقدمین بلا تکلف اپنے مقصود کا اظہار فرمایا ہے۔ تکرار حمل کا خیال مانع ہوا
نہ ایجاد فعل کا لحاظ فرمایا۔ کہیں بتداء بول کر جملہ معترضہ کی طویل عبارت کے بعد خبر لاتے ہیں،
کہیں صلات اور تعلقات کی تعظیم تاخیر بے بوجہ ہے۔ غرض کیف و اتفق اپنے مقاصد
کا اظہار فرمایا ہے۔ اور بعض اصول مسائل میں خلاف کیا ہے۔ اور اس کی مثال دینے میں
بڑی طوالت سے کام لیا ہے۔

صحاح ستہ میں صحاح ستہ میں صحیح مسلم کا کیا مقام ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں۔ کتاب اللہ العزیز کے بعد صحیحین بخاری و مسلم کا مرتبہ
اور امت نے ان دونوں کتابوں کی تعلق بالقبول کی ہے۔ البتہ صحیح بخاری اور دیگر فوائد و معارف
کے لحاظ سے سب سے فائق و ممتاز ہے۔

علامہ جوزی فرماتے ہیں۔ یعنی صحیح بخاری کا امام مسلم کی کتاب پر من حیث المجموع راجح و مقدم
ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے ناقدین فن نے بحث و غور و فکر کے بعد کیا
ہے۔ پس اسی سے معلوم ہوا کہ صحیح بخاری کے بعد دوسرے درجہ پر صحیح مسلم کو رکھا گیا ہے۔

محی السنۃ والا جاہ حضرت نواب صدیق حسن خاں رئیس بمبئی (م ۱۳۰۶ھ) تحریر فرماتے ہیں۔
” واقع امت اجماع بر تعلق ایسے برد و کتاب بالقبول و التسلیم زیرا کہ شخصیت
مقدم اند بر ائمہ عصر خود و عصر ما بعد در معرفت علل و غوامض ایسے“

یعنی صحیح بخاری و مسلم کی صحت پر تعلق بالقبول اور تسلیم عام حاصل ہے۔ کیونکہ

۱۳ ص مقدمہ نووی

۱۳ ص سیرۃ البخاری

۴۸ ص اختاف

۹۶ ص مقدمہ فتح المہلم

امام بخاری و امام مسلم رح اپنے زمانے اور مابعد کے ائمہ پر احادیث کے عملی اور اس کی باریکیوں کی معرفت و تیز میں سب پر مقدم و فائق تھے۔
حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :-

حسن ترتیب وغیرہ کے لحاظ سے اس کا مقام بہت بلند ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے صحیح بخاری پر بھی اچھا لایا ہے۔^۱

اس لیے کہ امام بخاری کی تبویب نہایت علمی اور دقیق ہے۔ بخلاف صحیح مسلم کے کہ اس کے ابواب میں ایک نوع کی سہولت و تیسرے ہے۔ امام بخاری استدلال کے لیے مختلف حدیثوں کو اتنے مختلف ابواب کے تحت لاتے ہیں کہ مناسبت کا معلوم کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ امام مسلم رح ایسا نہیں کرتے، ان کے ہاں ایک باب کے تحت حدیث کے تمام طرق آجاتے ہیں۔

صحیح مسلم کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں موقوفات کو استدلال کے لیے نہیں پیش کیا جاتا اور اگر کہیں موقوف کا تذکرہ کیا بھی ہے، تو اصلہ نہیں بلکہ تبعاً۔

عزقہ یہ کہ حسن وضع، جودت ترتیب اور تناول و استفادہ کے اعتبار سے صحیح مسلم کو ترجیح حاصل ہے۔ اسی بناء پر دارقطنی کو اپنی تاریخ میں اس کا اقرار کرنا پڑا۔

لہ یضع احدًا مثلاً

کہ اور کسی کو وضع و ترتیب کا یہ سلیقہ ازانی نہیں ہوا۔

امام ابن حزم بھی انہیں وجوہ کے پیش نظر صحیح مسلم کی فضیلت کے قائل تھے۔

الجامع الصحیح المسلم کی شرح | صحیح مسلم پر بہت سی شروح و حواشی اور مستخرجات لکھے گئے ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے اس کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ مولانا عبدالسلام مبارک پوری نے بھی صحیح مسلم کے شروح کی ایک مفصل فہرست لکھی ہے۔^۲

ہم چند ایک مشہور شروح کا تذکرہ پیش کرتے ہیں :-

^۱ فتح المہلم ص ۹۹

^۲ سیرۃ البخاری ص ۴۱۵ تا ۴۲۱

۱- صحیح مسلم کی مشہور شرح امام نووی کی شرح ہے۔

اس شرح کا پورا نام المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج ہے۔ اور مصنف کا نام حافظ ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی الشافعی (م ۷۴۷ھ) ہے۔

امام نووی اس شرح کے بارے میں فرماتے ہیں:-

”اگر لوگوں کی بہتیں پست نہ ہوتیں تو میں اس شرح کو ایک سو جلدوں میں مکمل کرتا۔ لیکن تین جلدوں میں ختم کر دیا۔ اس شرح کے شروع میں ایک مقدمہ طالین حدیث کے لیے نہایت مفید ہے۔“

۲- الدیباچ علی صحیح مسلم بن الحجاج - علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

ایک عمدہ شرح ہے۔ اس کا آغاز بجمہ اللذی سلک باصحاب الحدیث اوضح نہجہ ہے۔ ابتداء میں چند فصلیں ہیں جن میں صحیح مسلم کے شروط، ان کی اصطلاحات اور کئی کئیوں والقباب و اسماء میں جو اشتباہ واضح ہو سکتا تھا۔ اس کا رفع کیا ہے۔ الفاظ غریبہ و اعراب مشککہ کا حل، تناقضات کا رفع، اختلافات روایات کا بیان اور اہم کا ایضاح، غرض استنباط مسائل کی ساری باتیں موجود ہیں۔

۳- السراج الودج فی شرح مختصر صحیح مسلم بن الحجاج - از السید نوراب صدیق خاں رئیس بھوپال

(م ۱۳۰۶ھ)

یہ شرح دو جلدوں میں ہے۔ اور مسلم کی حامل متن شرح بحذف اسناد اور تبویب

امام نووی کے بجائے شارح کی تبویب کے ساتھ ہے۔

۴- فتح المہلم فی شرح صحیح المسلم از مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۹۴۹ھ) ۵ جلدیں۔

اس کی تین جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ افسوس کہ باقی کی تکمیل نہ ہو سکی ہے۔

۱۰۱۸ ص ایضاً

۱۰۱۵ ص سیرۃ البخاری

۱۰۱۳ ص ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

۱۰۱۵ ص دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۵۵

تین کا حل اکثر و بیشتر شرح مسلم للنووی سے ماخوذ ہے۔ اور سند و اختلاف روایات سے متعلق مباحث فتح الباری وغیرہ سے لیے گئے ہیں۔

۵۔ ترجمہ صحیح مسلم اردو۔ از مولانا وحید الزمان (م ۱۳۳۸ھ)

اردو میں شرح شاید ہی اس سے زیادہ کوئی اور مفصل شائع ہوئی ہو۔

۶۔ ترجمہ انگریزی صحیح مسلم۔ از عبد الحمید صدیقی، مدیر ترجمان القرآن (م ۱۹۶۸ء)

عبد الحمید صدیقی مرحوم نے انگریزی میں صحیح مسلم کا مکمل ترجمہ و تشریح کی ہے۔ یہ مکمل ترجمہ

تشریح شیخ محمد اشرف تاجو کتب لاہور نے شائع کیا ہے۔

ترجمہ انگریزی کے علاوہ اردو میں بھی پروفیسر صاحب مرحوم نے ترجمہ و تشریح کی ہے۔ جو رحمان پبلشنگ کمپنی اچھرہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۶ مجلدات میں شائع ہوگا۔ اب تک اس کی دو جلد شائع ہو چکی ہیں۔

شروع مقدمہ صحیح مسلم | امام مسلم نے صحیح مسلم کا جو مقدمہ لکھا ہے اس کے بھی شروع و حواشی علمائے کرام نے لکھے ہیں چند ایک شروع و حواشی درج ذیل ہیں۔

۱۔ البحر الموجب - از استاذ الاساتذہ مولانا حافظ عبدالرشید صاحب غازی پوری (م ۱۳۳۶ھ)

یہ طویل اور نہایت مفید شرح ہے۔ افسوس کہ ابھی تک طبع نہیں ہو سکی۔

۲۔ البغم الوہج شرح مقدمہ الصیغ المسلم بن الحجاج - از علامہ شمس الحق (م ۱۳۲۹ھ)

یہ ایک علمی شرح ہے اور نہایت طویل شرح ہے۔ افسوس کہ یہ شرح بھی ابھی

تک طبع نہیں ہو سکی ہے۔

۳۔ مقدمہ فتح المہلم - مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنی شرح مسلم کے شروع میں ایک مقدمہ بھی لکھا ہے۔

یہ ایک مطول مقدمہ ہے جس میں بعض مفید نقول مذکور ہیں۔ اور اس کے ساتھ علم حدیث کے اصول و ضوابط

۱۔ سیرۃ البخاری ص ۲۲۱

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات - ص ۲۲

۳۔ سیرۃ البخاری ص ۲۱۴ و ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۲۳ - ۲۴ سیرۃ البخاری ص ۲۳۱

اور کتاب کی خصوصیات سے بحث کی ہے۔

امام مسلم کی وفات | امام صاحب کی پوری زندگی میں ان کی وفات کا واقعہ نہایت حیرت انگیز اور عبرت نغز ہے۔ خصوصاً اس سے امام صاحب کی علمی شیفتگی و انہماک کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ مجلس درس میں ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا۔ جو امام صاحب کو سوڑ اتفاق سے یاد نہ آئی۔ اور پھر گھر واپس آئے تو انہیں ایک خرمے کی تقبیلی پیش کی گئی۔ حدیث کی تلاش و جستجو میں اس قدر محو ہوئے کہ چھوڑے آہستہ آہستہ سب کھا گئے اور حدیث بھی مل گئی۔ یہی امام صاحب کی موت کا سبب ہوا۔

امام صاحب کا انتقال ۵۵ برس کی عمر میں نیشاپور میں ہوا۔ اور نیشاپور کے قریب نصیر آباد میں دفن کیے گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ سَاجِدُونَ

لے محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۶۰

لے ابن خلکان جلد ۲ ص ۱۳۶